REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۱۶ شعبان ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۳ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش | ۳ فروری ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲ فروری بوقت ۹½ بجے صبح

کل دوپہر حضور کو گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی میں ملکہ الزبتھ کا زبردست استقبال

فضائی اڈہ سے ایوانِ صدر تک ۱۲ میل لمبے راستے پر دس لاکھ افراد کا ہجوم

کراچی ۱ فروری۔ کل جب برطانیہ کی ملکہ الزبتھ ثانی اپنے شوہر ڈیوک آف ایڈنبرا کے ہمراہ پاکستان کے ۱۶ روزہ دورے پر کراچی پہنچیں تو سابق وفاقی دارالحکومت کے شہریوں نے ایسے والہانہ جوش و خروش کے ساتھ ان کا استقبال کیا کہ اگلے پچھلے سارے ریکارڈ مات ہو گئے۔ ہوائی اڈے سے ایوانِ صدر تک بارہ میل لمبے سجے ہوئے راستہ پر کوئی دس لاکھ شہری معزز مہمانوں کے لئے چشم براہ تھے۔ اور نعرے لگا رہے تھے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ شہر کی ساری زندگی اور ساری رونق اسی سڑک پر سمٹ آئی ہے۔ — راستہ میں ملکہ الزبتھ زرد رنگ کا لباس اور اسی رنگ کا پھولدار ہیٹ پہنے صدر محمد ایوب خاں کے ساتھ سفید رنگ کی کھلی کار میں سے پُر اشتیاق ہجوم کے نعروں اور تالیوں پر ہاتھ ہلا کر اظہار خوشنودی کرتے رہے۔ کار پر پھولوں کی پتیوں کی بارش نے آج کی تقریب کو یادگار حیثیت دے دی۔ کل رات کی بارش کے بعد آفتاب پوری آب و تاب سے نکلا ہوا تھا۔ اور یہ خوشگوار موسم استقبال کی رنگینیوں میں اضافہ کر رہا تھا ملکہ الزبتھ نے شام کو قائداعظم محمد علی جناح کے مزار پر پھول چڑھا کر بانئے قوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔

ملکہ الزبتھ اور ان کے شوہر نے جب پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھا۔ تو سب سے پہلے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے آگے بڑھ کر آپ کا خیر مقدم کیا۔ اس موقعہ پر شاہی مہمانوں کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ ملکہ اور ڈیوک سے مصافحہ کرنے کے بعد صدر ایوب نے ملکہ کا تعارف وزیر مواصلات مسٹر ایف ایم خان سے کرایا جو اس دورے میں شاہی مہمانوں کے وزیر مہمانداری کے فرائض انجام دیں گے۔ اس کے بعد دولت مشترکہ کے مختلف ملکوں کے ہائی کمشنروں اور ان کی بیگمات کو ملکہ سے متعارف کرایا گیا۔ اس کے بعد بری بحری اور فضائی افواج کے کمانڈر انچیف ملکہ سے ملے ⁛

"اقتصادی اور سیاسی آزادی عربوں کا نصب العین ہے" (صدر ناصر)

قاہرہ ۲ فروری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے کل عرب وکیلوں کی یونین کے چھٹے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا ہے کہ عرب جمہوریہ کا مقصد ہر عرب شہری اور عرب علاقہ کو سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے آزاد کرانا ہے۔ اور ہمیں اس نصب العین سے ایک لمحہ کے لئے بھی انحراف نہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ حصولِ مقصد کے لئے ہم مختلف طریقے اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے۔ کہ ہم اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے متحدہ کوششیں جاری رکھیں۔ صدر ناصر نے کہا کہ خواہ کچھ بھی ہو ہمیں باہمی اختلافات کی وجہ سے یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ہمارا نصب العین ایک ہے ⁛

دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی چند یوم کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ آپ وہاں اپنے دانتوں اور بلڈ پریشر اور پیشاب کی شوگر کا علاج کرائیں گے۔ نیز حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی تیمارداری فرمائیں گے۔

حضرت سیدہ موصوفہ کو اب خدا کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ مگر ابھی چلنے کی طاقت نہیں پیدا ہوئی۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد چلنے کی طاقت پیدا ہو جائے تو سیدہ موصوفہ ربوہ تشریف لے آئیں۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کے عرصہ قیام لاہور کے لئے نظارت خدمت درویشاں کے انچارج حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ہوں گے۔

احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی اور حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ⁛

محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مرحوم کی مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین

نماز جنازہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۲ فروری۔ کل صبح دس اور گیارہ بجے کے درمیان سلسلہ احمدیہ کے نہایت مخلص، فدائی اور ممتاز خادم محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مرحوم کی نعش کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جیسا کہ کل یہ خبر شائع ہو چکی ہے محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم ۳۰ اور ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کی درمیانی شب ۶۳ سال کی عمر میں رحلت فرما گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کل صبح سوا نو بجے آپ کا جنازہ گھر سے اٹھا کر مقبرہ بہشتی کے میدان میں لے جایا گیا۔ جہاں سوا دس بجے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد کے علاوہ متعدد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام . . . . صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعد ازاں نعش کو قطعہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دفن کیا گیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ بعض روایات کے بموجب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

(باقی صفحہ ۴ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت شرقی ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک روح پرور تقریر

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی اہمیت اور مبلغین اسلام کو نہایت ضروری اور اہم نصائح

فرمودہ ۲۰ر نومبر ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

(قسط نمبر۲)

پس میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ پہلوں سے زیادہ

قربانی کا نمونہ

دکھائیں گے اور وہ دن میرے لئے آنے نہیں دیں گے۔ جب میں آپ میں سے کسی پر یہ الزام لگا سکوں کہ اس نے وہاں جا کر ایک اچھی فضا کو مکدر کر دیا۔ اور تعاون کی روح کو مقابلہ کی روح سے بدل دیا۔ یا دوسرے کے کام کی تعریف کرنے کی بجائے اس کی تنقیص شروع کر دی۔ آپ لوگوں کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ گو آپ میں سے ایک مولوی فاضل ہیں۔ مگر آپ میں سے کسی کو بھی تبلیغ کا تجربہ نہیں۔ اور تبلیغ میں کامیاب ہونے کے لئے

سب سے ضروری چیز

سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ ہے۔ اسی لئے میں نے متواتر اور بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوانوں کو سلسلہ کا لٹریچر ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھنا چاہیئے۔ خصوصیت سے تفسیر کبیر ایک ایسی کتاب ہے جس کو بار بار پڑھنا چاہیئے۔ میرے نزدیک اس کے مضامین ایسے ہیں کہ پندرہ بیس دفعہ جب تک تفسیر کبیر کو نہ پڑھا جائے وہ پوری طرح ذہن میں مستحضر نہیں رہ سکتے۔ اس سے کم مطالعہ کر کے اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ اس نے دینی مسائل کو سمجھ لیا ہے۔ تو الا ماشاء اللہ وہ

بڑی غلطی کا ارتکاب

کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتابیں بھی ایسی ہیں جو ایک دفعہ پڑھنے سے یاد نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً براہین احمدیہ ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ایک دفعہ پڑھ کر یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس نے براہین احمدیہ پڑھ لی ہے۔ تو وہ شدید غلطی خوردہ ہے۔ براہین احمدیہ کو جب تک پانچ چھ بلکہ دس دفعہ نہ پڑھا جائے۔ اس کے مضامین یاد نہیں ہو سکتے اسی طرح کئی اور کتابیں ہیں جو مضامین کے تنوع کے لحاظ سے بار بار پڑھنے کی محتاج ہیں۔ جیسے ازالہ اوہام ہے۔ یہ کتاب بھی ایسی ہے جسے بار بار پڑھنا چاہیئے۔ بعض کتابیں بے شک ایسی ہیں جو ایک دو دفعہ پڑھ کر یاد رہ سکتی ہیں جیسے حقیقۃ الوحی ہے کہ اس میں زیادہ تر نشانات کا ذکر آتا ہے۔ اور مضمون بھی ایسا ہے جو جلدی ذہن میں اتر جاتا ہے۔ مگر ازالہ اوہام یا آئینہ کمالات اسلام کے بعض حصے یا براہین احمدیہ۔ یا خلاً آریوں کے متعلق سرمہ چشم آریہ۔ یہ سب کتابیں ایسی ہیں جنہیں بار بار اور بار بار پڑھنے کی ضرورت ہے جب تک ان کتابوں کو بار بار نہ پڑھا جائے یہ کتابیں یاد نہیں ہو سکتیں۔ پس آپ لوگوں کو چاہیئے کہ

سلسلہ کا لٹریچر ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھیں

اور اسی کے مطابق لوگوں کو تبلیغ کریں اور ان کے اعتراضات کا جواب دیں۔ آپ لوگ ابھی اس قابل نہیں ہیں کہ اپنے پاس سے لوگوں کو جواب دینے شروع کر دیں۔ آپ لوگوں کا اولین فرض اس وقت یہ ہے کہ جو مضامین سلسلہ کی طرف سے شائع ہوتے رہیں۔ یا جو لٹریچر سلسلہ کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ ان مضامین اور اس لٹریچر کو اپنے مدنظر رکھیں۔ اور جب بھی کسی سوال کے جواب کی ضرورت ہو سلسلہ کے لٹریچر کی طرف رجوع کریں یا ان مضامین کو پڑھیں۔ جو سلسلہ کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ اور جو جواب ان میں لکھا ہو۔ صرف اس کو پیش کریں۔ اپنی طرف سے

کوئی نیا جواب دینے کی کوشش

نہ کریں۔ ابھی آپ لوگ نئے جواب دینے کے اہل نہیں ہیں۔ تین چار سال کے بعد جب آپ لوگ واپس آئیں گے۔ تو پھر آپ کو نئے سرے سے تعلیم دلا کر وہاں تبلیغ کے لئے بھجوایا جائیگا اسی طرح ایک دو سفروں کے بعد آپ اس قابل ہو سکیں گے کہ نئے جواب بھی لوگوں کو دے سکیں یا نئے استدلال کر سکیں۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ایک مبلغ نے بتایا کہ میں فلاں بات کے متعلق یوں استدلال کیا کرتا ہوں۔ حالانکہ وہ استدلال خطرناک طور پر غلط تھا۔ پس آپ لوگ یہ غلطی نہ کریں کہ اپنی طرف سے نئے استدلال شروع کر دیں۔ ابھی

آپ لوگوں کا یہی کام ہے

کہ جو جوابات سلسلہ کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں انہی کو پیش کریں نیا استدلال کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ ابھی آپ لوگ اس کام کے اہل نہیں ہیں۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک بات کے متعلق خیال کرتا ہے کہ وہ ایک نیا نکتہ ہے۔ جو اسے سوجھا ہے۔ مگر درحقیقت وہ نکتہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک غلط استدلال ہوتا ہے۔ اس قسم کی غلطیوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ پہلوں کی نقل کریں نقل کریں اور پھر نقل کریں۔ اور اگر کسی سوال کا جواب بالکل سمجھ میں ہی نہ آئے تو قادیان سے اس کا جواب منگوایا جائے۔ یا آپ لوگوں کے قریب ہی مولوی جلال الدین صاحب شمس رہتے ہیں۔ ان سے دریافت کر لیا جائے بے شک اس میں کسی قدر دقت ہوگی مگر سردست آپ لوگوں کے لئے

سلامتی کی راہ یہی ہے

کہ پہلوں کی نقل کریں اور تعاون کا مادہ اپنے اندر پیدا کریں۔ پہلے مبلغین ایک دوسرے کے ساتھ پوری طرح تعاون کرتے ہوئے اپنے افسر کی کامل اطاعت کرتے رہے ہیں اگر کسی وجہ سے وہاں سے کسی مبلغ کو واپس بلا لیا جائے۔ اور آپ لوگوں میں سے کسی کو افسر بنا دیا جائے۔ یا کسی اور کی ماتحتی میں کام کرنے کی ہدایت دی جائے تو آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کسی وقت تم پر کوئی حبشی افسر مقرر کیا جائے۔ جو نسلاً بعد نسل حبشی ہو اور کم عقل اتنا کہ اس کا سر انگور کے دانہ کے برابر ہو تب بھی تمہارا فرض ہے کہ اس کی اطاعت کرو۔ کسی شخص کی

لیڈری کے لئے دو ہی باتیں

ضروری ہوتی ہیں۔ یا تو وہ اعلے درجہ کا حسب نسب رکھنے والا ہو اور یا پھر وہ نہایت مدبر اور سمجھدار انسان ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں باتوں کی نفی کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اگر وہ نسلاً بعد نسل حبشی ہو۔ اور پھر کم عقلی میں بھی وہ انتہائی درجہ رکھتا ہو تب بھی تمہارا فرض ہے کہ اس کی

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کی تفسیر

"یہ جو فرمایا کہ یہ کتاب متقین کی ہدایت ہے یعنی ھدًی للمتقین تو اتقا جو افتعال کے باب سے ہے۔ اور یہ باب تکلف کے لئے آتا ہے یعنی اس میں اشارہ ہے کہ جس قدر یہاں ہم تقوے چاہتے ہیں وہ تکلف سے خالی نہیں۔ جس کی حفاظت کے لئے اس کتاب میں ہدایات ہیں۔ گویا متقی کو نیکی کرنے میں تکلیف سے کام لینا پڑتا ہے۔ جب یہ گزر جاتا ہے۔ تو سالک عبد صالح ہو جاتا ہے۔ گویا تکلیف کا رنگ دور ہوا۔ اور صالح نے طبعاً و فطرتاً نیکی شروع کی۔ وہ ایک قسم کے دارالامان میں ہے۔ جس کو کوئی خطرہ نہیں۔ اب کل جنگ اپنے نفسانی جذبات کے برخلاف ختم ہو چکے اور وہ امن میں آگیا۔ اور ہر ایک قسم کے خطرات سے پاک ہو گیا۔ اسی امر کی طرف ہادی کامل نے اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ لیکن میرا شیطان مسلم ہو گیا۔"

(ملفوظات)

اطاعت کرو۔ درحقیقت ہر مبلغ کا پہلا فرض یہی ہے کہ وہ

اپنے اخلاق کا اعلےٰ نمونہ

پیش کرے اور بالا افسر کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائے۔ اگر کوئی شخص بالا افسر کی اطاعت نہیں کر سکتا۔ تو نہ صرف وہ تبلیغ کے قابل نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تو ایسا شخص مسلمان بھی نہیں۔ مسلمان اور پھر مبلغ کے لئے کامل اطاعت کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

دوسری ہدایت جو اس موقعہ پر میں دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ گفتگو اور تقریر وغیرہ میں اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ

تلفّظ صحیح طور پر ادا ہو

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اچھے بھلے عربی دان مبلغ بھی بعض دفعہ تلفظ کو ادا کرنے کے لحاظ سے نہایت فاحش غلطیوں کا ارتکاب کر جاتے ہیں مثلاً ابھی واقفین کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا ہے جس کو پڑھنے والے ایک بی اے ایل ایل۔ بی ہیں۔ انہیں پانچ سال عربی کی تعلیم حاصل کرتے گذر گئے ہیں، مگر اتنے لمبے عرصہ کی تعلیم کے باوجود السلام علیکم صاف طور پر کہنے کی بجائے سلام علیکم کہہ کر وہ اس طرح دور ہی سے گذر گئے ہیں کہ گویا انہیں ڈر تھا کہ اگر آرام سے اور ٹھہر ٹھہر کر میں نے لفظ دور کے ساتھ مجھ سے کوئی غلطی نہ ہو جائے حالانکہ پانچ سال کی تعلیم کے بعد ان کے اندر اتنی قابلیت پیدا ہونی ضروری تھی کہ وہ ٹھہر کر اور سکون کے ساتھ الفاظ کو ادا کر سکیں۔ جسے عربی اچھی طرح نہیں آتی اس کے اندر احساس ہو سکتا ہے کہ مجھے جلدی جلدی الفاظ سے گذر جانا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ مجھ سے غلطی ہو جائے مگر جسے ایک لمبا عرصہ عربی کی تعلیم حاصل کرتے گذر گیا ہے اسکے اندر یہ احساس کیوں ہو کہ مجھ سے کہیں غلطی نہ ہو جائے ان کے

ایڈریس پڑھنے کا طریق

ایسا تھا جس کو دیکھ کر مجھے خواجہ کمال الدین صاحب یاد آ گئے وہ بھی عربی الفاظ کو ادا کرتے وقت گھبرا جاتے تھے اور جس طرح دلدل میں پھنسا ہوا انسان نکلنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح ان کی یہ کوشش ہوا کرتی تھی کہ میں دور ہی نکل جاؤں چنانچہ کئی الفاظ ایسے ہوا کرتے تھے جو ان کے

ہونٹوں میں ہی رہتے تھے اور صرف گنگناہٹ کی آواز دوسروں کو سنائی دیتی تھی ہمارے ان واقفین کو پانچ پانچ سال تعلیم حاصل کرتے گذر گئے ہیں اسقدر لمبی تعلیم تو مولویوں کو بھی حاصل نہیں ہوتی پھر نہ معلوم ان کے اندر ابھی تک احساس کمتری کیوں پایا جاتا ہے اور کیوں وہ ڈرتے ہیں کہ ہم نے اگر ٹھہر ٹھہر کر الفاظ ادا کئے تو ہم سے غلطی نہ ہو جائے۔ اسی طرح جائزہ لو تو بیس سے بھی بعض نے چھوٹی چھوٹی غلطیاں کی ہیں۔ مثلاً اشھد ان لا الٰہ الا اللہ میں نون کو لام سے پہلے انہوں نے نمایاں طور پر پڑھا ہے حالانکہ

کلمہ طیبہ ایسی چیز ہے

جسے انسان روزانہ پڑھتا ہے اسقدر بار بار دہرائے جانے والے فقرہ میں غلطی کا ہونا اسی وجہ سے ہے کہ انسان سمجھتا ہے مجھے زیادہ غور کرنے کی ضرورت نہیں جتنا مجھے آتا ہے اتنا ہی گذارہ کے لئے کافی ہے۔ گذارے کا خیال انسان کو بہت خراب کرتا اور اسے ترقیات سے محروم کر دیتا ہے۔ اگر ایسی غلطیاں اس شخص سے ہوں جسے عربی زبان کی تعلیم کا موقع نہ ملا ہو تو اور بات ہے لیکن جسے عربی زبان پڑھنے کا موقع ملا ہو وہ ایسی غلطیاں کیوں کرے۔

بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں

کہ روحانیت کا لفظوں سے کیا تعلق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک روحانیت کا ظاہری الفاظ سے کوئی تعلق نہیں مگر ایک ان پڑھ اور پڑھے ہوئے شخص میں تو کوئی فرق ہونا چاہیئے وہ شخص جسے ظاہری اور رواجی درس و تدریس میں شامل ہونے کا موقع نہیں ملا وہ اگر روحانیت کی کوئی بات کہتا ہے اور اس کی زبان میں تلفظ کی غلطیاں پائی جاتی ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ روحانیت کا ظاہری الفاظ سے کوئی تعلق نہیں مگر جو شخص درس و تدریس میں اپنی عمر گذار چکا ہو وہ یہ جواب نہیں دے سکتا اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ظاہر کو بھی درست کرے۔ اور روحانیت کو بھی بڑھانے کی کوشش کرے۔ غرض میں نے آج کی تقاریر سے یہ اندازہ لگایا ہے کہ ہمارے ان منزل جانے والے نوجوانوں کو ابھی تقریر کے میدان میں بہت بڑی مشق کی ضرورت ہے۔ مجھ پر ان کی تقریریں سنکر یہ اثر ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اس رنگ میں تو تقریر کرنا سیکھ لیا ہے کہ بات کو [illegible]

گزار دیں۔ خواہ وہ بات کیسی ہی بے جوڑ کیوں نہ ہو۔ مگر یہ بات ابھی تک انہوں نے نہیں سیکھی۔ کہ جو کچھ کہنا ہو اسے صحیح طور پر مسلسل اور مربوط طریق پر بیان کریں اور اپنے مدعا اور مقصود کو واضح رنگ میں پیش کریں۔ اس کے لئے ابھی انہیں

بہت بڑی مشق کی ضرورت ہے

اور چونکہ مغربی افریقہ میں پہونچتے ہی انہیں مختلف جگہوں پر مقرر کر دیا جائے گا۔ اس لئے میں انہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں سوچ کر اور سمجھ کر گفتگو کرنے اور سوچ کر اور سمجھ کر تقریر کرنے کی عادت پیدا کرنی چاہیئے اور تقریر سے پہلے اپنے سامنے کوئی مضمون رکھ لینا چاہیئے۔ کہ فلاں بات ہم نے بیان کرنی ہے اور پھر اپنی تقریر کو اسی کے ارد گرد چکر دیتے ہیں بے شک ماہر فن ایک چھوٹی سی بات کو بھی بڑھا لیتا ہے اور کئی کئی رنگ میں اسے بیان کر سکتا ہے مگر شروع میں صرف اپنا مقصد سامنے رکھنا چاہیئے اور اسی کو محفوظ الفاظ میں بیان کر دینا چاہیئے زائد باتیں بیان نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ اس طرح مطلب خبط ہو جاتا ہے جب وہ اس فن میں ماہر بن جائیں گے تو رفتہ رفتہ وہ بھی اپنے مضمون کو بڑھا چڑھا کر بیان کر سکتے ہیں جیسے گھوڑے کی سواری میں جو شخص ماہر ہو وہ مضبوطی سے اسکی پیٹھ پر بیٹھا رہتا ہے اسے خطرہ نہیں ہوتا کہ اگر میں نے بے توجہی کی تو گھوڑے سے گر جاؤں گا۔ مگر جو شخص نیا نیا گھوڑا چلانا سیکھ رہا ہو وہ باگوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑنے کے باوجود گھوڑے کو قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ پس بے معنی تقریر کرنے کی بجائے سوچ سمجھ کر تقریر کرنی چاہیئے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ لمبی مگر بے جوڑ تقریر سے وہ تقریر بدرجہا بہتر ہوتی ہے جو گو مختصر ہو مگر اس میں اپنے مقصد کو پوری طرح بیان کر دیا گیا ہو پس ابتدا میں انہیں

مختصر مگر بامعنی تقریر کرنے کی مشق

کرنی چاہیئے اور ایک معین مقصد اپنے سامنے رکھ لینا چاہیئے۔ لفاظی یا تشریحات کی طرف نہ جائیں بلکہ اسی مقصد کو اپنے سامنے رکھ کر احتیاط کے ساتھ تقریر کر دیں۔ زبان کے چسکے کے لئے مثالوں یا قصوں کی بھی انہیں ضرورت نہیں ہے سردست وہ ان میں سے کسی بات کی طرف توجہ نہ کریں [illegible] آہستہ

آہستہ فن تقریر میں پوری مہارت حاصل ہو جائے گی۔ تو پھر مضمون کا گھوڑا انکی رانوں سے نکل نہیں سکے گا۔ چنانچہ اسکے بعد وہ دوسرے کمالات کی طرف بھی توجہ کر سکتے ہیں مثلاً لفاظی کی طرف۔ یا اعلےٰ محاورات کی طرف یا امثال و اقوال کی طرف۔ کیونکہ گھوڑا ان کے قابو آ چکا ہوگا اور یہ خطرہ نہیں ہوگا کہ وہ ان کو گرا دے پس ہمیشہ یاد رکھو کہ تقریر کرنے سے پہلے مضمون کو اپنے سامنے رکھ لو۔ اور پھر اس کے مطابق تقریر کرو۔ چاہے وہ پانچ منٹ کی تقریر ہو یا دس منٹ کی مگر بہرحال جو کچھ کہو وہ اپنے اندر معقولیت رکھتا ہو اور لوگوں کے لئے مفید معلومات مہیا کرنے والا ہو۔

ان نصیحتوں کے بعد میں ان تینوں مبلغین کو رخصت کرتا ہوا اور امید کرتا ہوں کہ وہ

اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں گے

اور دعا اور اخلاص کے ساتھ اس میدان میں قدم رکھیں گے اور ایسی قربانی اور ہمت سے تبلیغ احمدیت کا کام کریں گے کہ آج تو وہ صرف تین جا رہے ہیں لیکن اگلے سال وہ ہمیں تار دیں کہ ہمیں تیس مبلغوں کی ضرورت ہے اور جب ہم وہ تیس مبلغ بھجوا دیں تو وہ ہمیں تار دیں کہ تین سو مبلغ بھیجا جائے۔ ادھر اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان تمام مطالبات کو پورا کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جلد سے جلد احمدیت نہایت مضبوطی کے ساتھ ان علاقوں میں قائم ہو جائے۔

اب میں دعا کر دیتا ہوں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ بھی میرے ساتھ دعا میں شامل ہوں۔

(اسکے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار پر ایک مقدمہ دائر ہے احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرماویں۔
گلزار احمد زرگر چنیوٹ

۲۔ میری ہمشیرہ کراچی میں بیمار ہے احباب عزیزہ کی شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔
شیخ محمد ایوب چنیوٹی

مسلمانوں نے ہندوستان کو کیا دیا؟

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے قادیان)

اس میں شبہ نہیں کہ اسلامی حکومت کے زوال کے بعد انگریزوں نے اپنے تسلط کو ہندوستان میں قائم کرنے کی غرض سے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی مقدور بھر کوشش کی مسلمان بادشاہوں کے خلاف زہر آلود اور جھوٹا پراپیگنڈا کیا۔ اور اسلامی رواداری اور پاکیزہ تعلیمات کو نہایت مسخ شدہ صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا اسی طرح بعض متعصب اور تنگ نظر ہندو عیسائی مؤرخین اور مصنفین نے اہل اسلام کو بدنام کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور تقسیم ملک کے بعد تو بعض فرقہ وارانہ ذہنیت کے لوگوں کی طرف سے بہت شدت کے ساتھ اسلام کے درخشاں چہرے پر جھوٹ اور افترا کی گرد و غبار ڈالی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کی تحریرات اور کتب کی اشاعت سے نہ صرف یہ کہ کوئی تعمیری فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ دو بڑی قوموں (ہندو اور مسلمان) کے باہمی اتحاد اور جذبہ محبت و رواداری کو ٹھیس پہنچتی ہے۔

انصاف پسند محققین

یہ خوشی کا مقام ہے کہ باوجود ان نامساعد حالات کے ایسے انصاف پسند اور حقیقت نواز غیر مسلم مؤرخین اور محققین کی بھی کمی نہیں جنہوں نے ہندوستان میں مسلمانوں کے زریں دور حکومت کو سراہا ہے۔ اور ان کی رواداری، عدل و انصاف اور بیرچشمی کے بہت سے واقعات کو تاریخی کتب میں جمع کیا ہے۔ اس مختصر مضمون میں یہ ممکن نہیں کہ ان ہزاروں تاریخی واقعات اور حالات کو بیان کیا جائے جو اہل اسلام کی خوبیوں اور مناقب کے متعلق تواریخ ہندوستان میں بکھرے ہوئے ہیں تاہم بعض حالات کا ذکر کر دینا مناسب ہے۔

قومی اتحاد

جس وقت اسلامی حکومت ہندوستان میں قائم ہوئی اس وقت بھارت میں وحدت قومی کا فقدان تھا۔ اہل ہند کو اکٹھا کرنے کے لئے جو اشو بدھ مت وغیرہ نے اشوک اور بعد میں ہرش کے زمانہ تک قائم کیا۔ وہ ہرش کے بعد باقی نہ رہ سکا تھا۔ اور مسلمانوں کے اقتدار سے پہلے تقریباً ساڑھے پانچ سو سال تک یہ ملک وحدت قومی کی نعمت سے محروم اور چھوٹے چھوٹے دھڑوں میں بٹ چکا تھا مسلمانوں کی آمد سے پہلے راجپوتوں کے تقریباً ۳۶ خاندان ملک کے مختلف حصوں میں حکومت کر رہے تھے اور یہ خاندان اکثر ایک دوسرے کے ساتھ برسرپیکار رہتے تھے۔ یہ اہل اسلام ہی کی برکت تھی کہ ان کی آمد سے وحدت قومی کے رشتہ میں پرونے کی کوشش شروع ہوئی۔ چنانچہ سلطان محمود غوری کے زمانہ میں یہ کام شروع ہوا اور بعد کے بادشاہوں نے اس کی تکمیل کی۔

مذہبی تحریکات پر اثر

ملک کے جنوبی علاقہ میں جو عظیم مذہبی تحریکیں بھگتی وغیرہ کے ناموں سے نویں صدی سے بارھویں صدی عیسوی تک ظاہر ہوئیں وہ واضح طور پر اسلام کے نتیجہ میں تھیں۔ چنانچہ بارتھ اپنی کتاب میں ریلیجنز آف انڈیا میں لکھتا ہے:۔

”خلافت اسلامیہ کے عرب ان ساحل پر سیاحوں کی حیثیت سے آئے تھے اور اپنے ہم مذہب افغانوں، ترکوں اور منگولوں سے (جو فاتحین کی حیثیت سے آئے) بہت پہلے ان علاقوں سے تجارت اور میل ملاپ کے تعلقات قائم کر چکے تھے اور یہی وہ علاقے ہیں جن میں نویں صدی سے بارھویں صدی عیسوی تک وہ عظیم تحریکیں نمودار ہوئیں جو شنکر اچاریہ، راماننج، آنند تیرتھ اور بساؤ کے نام سے منسوب ہیں۔“

ڈاکٹر تارا چند صاحب نے بھی اپنی مشہور کتاب ”اسلام کا اثر ہندی ثقافت پر“ میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے کہ ان تحریکوں کے عناصر واضح طور پر دین اسلام کے اثرات کا پتہ دیتے ہیں۔

پھر بعد کے زمانہ میں بانی سکھ مذہب شری گورو نانک صاحب نے جو تعلیم توحید الٰہی اور ذات باری تعالیٰ کے متعلق دی اور ذات پات اور اوہام پرستی کے خلاف جو آواز اٹھائی اس میں اسلامی تعلیم کی جھلک صاف طور پر نظر آتی ہے

ہمارے زمانہ میں برہمو سماج اور آریہ سماج کی تحریکیں بھی اسلام کے اثرات کے نتیجہ میں ہیں۔ کیشب چندر سین، راجہ رام موہن رائے اور سوامی دیانند سرسوتی نے وحدانیت کا اقرار کیا ہے۔ اور بت پرستی کے خلاف جو تعلیم دی ہے۔ یہ اسلام کی ہی رہین منت ہے۔

مساوات کی بنیاد

یہ مذہب اسلام ہی ہے جس کی تعلیم و بعثت کے نتیجہ میں مساوات انسانی کا شعور ہندوستان میں پیدا ہوا اور منوسمرتی کے ورن آشرم کے بندھن ڈھیلے ہوئے اور آج دستور ہند میں جو مساوات کی دفعات رکھی گئی ہیں یہ بھی اسلامی اثرات کی نمایاں طور پر غمازی کرتی ہیں۔

آئندہ ہندوستان میں بسنے والی مختلف اقوام و مذاہب کے اتحاد و یکجہتی کی بنیاد ہندوؤں کی پراچین تہذیب یا منوسمرتی یا پرانوں کی تعلیمات پر نہیں رکھی جا سکتی بلکہ مذہب اسلام کی بابرکت تعلیم پر رکھی جا سکے گی مشہور مصنف مسٹر گب نے اپنی کتاب WHITHER ISLAM (وہیدر اسلام) میں بجا طور پر لکھا ہے کہ:۔

”اسلام کے سامنے نسل انسانی کی خدمت کا ایک بڑا بھاری کام ہے اس کے اندر وہ عظیم الشان روایات ہیں جو قوموں میں باہمی سمجھوتہ اور تعاون پیدا کر سکتی ہیں۔ نسل انسانی کی مختلف اور متعدد قوموں کے اندر اتحاد پیدا کرنے میں جو کامیابی اسلام کو حاصل ہوئی ہے اس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں پائی جاتی۔۔۔۔ ہاں اسلام میں اب بھی یہ طاقت ہے کہ وہ قومیت اور روایات کے ایسے پراگندہ اجزاء کو جو باہم ملنے کے قابل نظر نہیں آتے اکٹھا کر دے۔“

فدیۂ رمضان مبارک

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

خدا کے فضل و کرم سے رمضان کا مبارک مہینہ بہت قریب آگیا ہے بلکہ اس کے شروع ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں۔ جو دوست روزوں کی طاقت رکھتے ہوں اور بیمار یا سفر کی حالت میں نہ ہوں ان کو ضرور روزے رکھ کر رمضان کی عظیم الشان برکات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ نہ معلوم اگلے رمضان تک کون زندہ رہتا ہے۔ البتہ جو دوست بیمار ہوں اور حقیقتاً معذور ہوں ان کے لئے ہماری حکیمانہ شریعت نے فدیہ کی رعایت رکھی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ فدیہ کی رعایت صرف ایسے لوگوں کے لئے ہے جو لمبی بیماری یا ضعف پیری کی وجہ سے آئندہ روزوں کی گنتی پوری کرنے کی امید نہیں رکھتے۔ پس جو دوست حقیقتاً فدیہ کے حکم کے نیچے آتے ہوں صرف انہی کو فدیہ ادا کرنا چاہیئے۔ باقی سب کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ البتہ اگر کوئی دوست عارضی بیماری یا عارضی سفر کی وجہ سے روزہ ترک کرنے کے لئے مجبور ہوں اور آئندہ روزوں کی گنتی پوری کرنے کی امید بھی رکھتے ہوں تو وہ بھی اس شرط کے ساتھ فدیہ دے سکتے ہیں کہ مجبوری دور ہونے پر وہ روزوں کی گنتی بھی پوری کر دیں گے۔ ایسے بھائیوں اور بہنوں کے لئے انشاء اللہ دہرا ثواب ہوگا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان میں مہینہ بھر کھانا کھلایا جائے۔ لیکن یہ صورت بھی بالکل جائز ہے کہ کھانے کی جگہ اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق نقد رقم ادا کر دی جائے۔ تاکہ کوئی مستحق غریب اس رقم سے اپنے کھانے کا انتظام کر سکے۔

جو دوست پسند کریں وہ میرے دفتر کے ذریعہ بھی اپنے فدیہ کی رقم ادا کر سکتے ہیں۔ اس رمضان میں سب سے پہلی رقم بیس (۲۰) روپے کی اہلیہ صاحبہ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں سابق ضلع گورداسپور حال ربوہ کی طرف سے آئی ہے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ دفتر خدمت درویشان ربوہ $25\frac{1}{61}$

مذہب اسلام غیر ملکی نہیں

پس وہ لوگ جو ملک کو سرسبز شاداب اور بلند دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے عظیم الشان کامیابی اور ترقی کے خواہاں ہیں۔ وہ بجائے پراچین تہذیب کے نمونہ کو اختیار کرنے کے حقیقی اسلامی نظریہ اور تعلیم کو اپنائیں اور جیسا کہ جناب پنڈت نہرو وزیر اعظم نے کہا ہے ہندوستان کے کئی مذاہب نے ہندوستان میں ہی جنم لیا ہے۔ لیکن کچھ ایسے ہیں جیسے عیسائیت اور اسلام جنہوں نے ملک سے باہر جنم لیا ہے لیکن یہ مذاہب بھی ہندوستان کے ہی بن چکے ہیں۔

(اخبار ٹریبیون انبالہ ۱۲ نومبر ۱۹۵۵ء) مذہب اسلام کو جو عالمگیر ہدایت کا علمبردار ہے غیر ملکی نہ سمجھیں۔

بے شک موجودہ زمانہ میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والی بعض تنظیمیں اور حکومتیں نسل انسانی کے اتحاد اور مساوات کے منافی اقدام کرتی رہتی ہیں۔ لیکن ان کے حالات کو چھان بین کرنے سے یہ واضح ہوگا کہ ان کے علیحدگی پسندی کے رجحانات کے پس پشت مغربی نیشنلزم کا نظریہ یا مخالفانہ تنگ نظری کے مقابلہ کا جذبہ کارفرما ہے نہ کہ حقیقی اسلام کا۔

یاد رفتگان

مکرم سیٹھ خیر الدّین صاحب مرحوم

(از مکرم سید ارشد علی صاحب لکھنوی کراچی)

مورخہ ۲۲ر دسمبر ۶۰ئ کو لکھنؤ سے تار آیا کہ مکرم سیٹھ خیر الدین صاحب کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا ہے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون

مرحوم عاجز کے برادر نسبتی تھے۔ لیکن نیکی اور روحانی خصائل کی وجہ سے میں اپنے حقیقی بھائیوں سے زیادہ . . . .

. . . مرحوم سے محبت کرتا تھا۔ میں خود اب ستر سال کے قریب ہوں۔ اس عمر میں کئی عزیزوں کی جدائی کے صدمات برداشت کئے۔ لیکن عزیز سیٹھ صاحب مرحوم کی جدائی سے مجھ پر کیا گذر رہی ہے اسے میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

مرحوم نے غالباً ۱۹۱۰ئ میں بیعت کی تھی بیعت کرنے کے بعد اپنے اخلاص میں بہت ترقی کی۔ مرحوم تحصیل بیگھا نکرڈ کے رہنے والے تھے۔ جوانی میں نیچری تھے لکھنؤ میں عاجز کے بڑے ماموں مرزا کبیر الدین صاحب مرحوم گویا احمدیت کے نقاد چی تھے۔ مرحوم کی مرزا صاحب مرحوم سے ملاقات ہو گئی اور انہوں نے بڑے مؤثر رنگ میں تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے سیٹھ صاحب مرحوم احمدی ہو گئے۔ جوانی میں عربی پڑھی۔ منطق اور فلسفہ پر بڑا عبور تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں اتنی کثرت سے پڑھی تھیں کہ ان کے حافظ معلوم ہوتے تھے۔ اصلاح و ارشاد کے کام کا مرحوم کو شدید شوق تھا۔ مخالفین کا لٹریچر سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے جمع کیا اور پھر اس طرح پڑھا کہ کسی بڑے سے بڑے سلسلے کے مخالف کے لٹریچر کو بھی وہ ایک بے حقیقت شے سمجھتے تھے۔ نیکی اور تقویٰ ان کا شعار تھا۔ مخیر و متوکل آدمی تھے اور روپیہ کی ان کی نظروں میں کوئی وقعت ہی نہ تھی۔ وہ کرتے تو تھے تجارت لیکن سچ بات یہ ہے کہ تبلیغ اور مہمان نوازی ان کا پیشہ تھا۔ نادار احمدی بھائیوں کی اعانت و امداد ایسے طریق پر کرتے تھے کہ ان کے عزیزوں تک کو خبر نہ ہوتی تھی۔ کئی احمدی بھائیوں کی برسوں مدد کرتے رہے لیکن کسی کو خبر نہ ہوئی۔ سیر چشمی۔ قناعت سنجیدگی۔ بردباری۔ اور غض بصر مرحوم کا فطری جوہر تھا۔ میدان مناظرہ کے تو مرحوم شیر تھے۔ خاص کر مولوی عبدالشکور صاحب "امام اہلسنت" لکھنؤ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے جو تاریخی مناظرے مرحوم نے کئے وہ ہمیشہ یاد رہیں گے آپ نے چوٹی کے آریہ مناظروں سے بھی جوانی کے زمانہ میں بڑے کامیاب مناظرے کئے تھے۔ ان دنوں میں آریوں کے مشہور مناظر پنڈت بھوجدت ایک نامی منشی رام تھے جو بعد میں شردھانند ہو گئے تھے۔ شردھانند صاحب نے ایک مناظرہ کے اختتام پر کہا کہ "میں اس نوجوان کی قدر کرتا ہوں اس نے ہمارے لٹریچر کا خوب مطالعہ کیا ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد چند لوگوں نے جماعت میں جو اختلاف پیدا کیا تھا اس کے دور اول میں مرحوم سیٹھ صاحب پر بھی اثر ہوا تھا۔ اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم ہمارے ماموں مرزا کبیر الدین صاحب کے بڑے دوست تھے۔ وہ بکثرت لکھنؤ آیا کرتے تھے۔ لکھنؤ میں غیر مبائعین کا اثر وہاں کے پرانے احمدیوں پر بھی ہوا تھا ڈاکٹر محمد عمر صاحب مرحوم۔ شیخ محمد عثمان صاحب مرحوم۔ مرزا کبیر الدین احمد صاحب مرحوم۔ سیٹھ خیر الدین احمد صاحب مرحوم بھی غیر مبائعین سے متاثر ہو گئے تھے۔ لیکن خدا کی شان کے تھوڑے دنوں کے بعد سب سے پہلے سیٹھ صاحب مرحوم نے بیعت خلافت کر لی۔ پھر سیٹھ صاحب نے مرزا صاحب مرحوم اور شیخ صاحب مرحوم کو بھی بیعت کرا دی۔ صرف ڈاکٹر محمد عمر صاحب مرحوم باقی رہ گئے تھے۔ اور کچھ زیادہ دن تک مرحوم ہم سے جدا رہے۔ اتفاق سے چند دن بعد غیر مبائعین سے مناظرہ ہوا۔ مبائعین کی طرف سیٹھ صاحب مرحوم اور عاجز مناظر تھے۔ مناظرہ کا یہ نتیجہ نکلا کہ خدا کے فضل سے ڈاکٹر صاحب نے بھی بیعت کر لی۔ ڈاکٹر صاحب کی بیعت سے اور اپنے مناظرہ کی کامیابی سے سیٹھ صاحب مرحوم کو اتنی خوشی تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مرحوم نے کوئی بہت بڑا ملک فتح کیا ہے ——— مرحوم کے کارنامے بہت ہیں۔ اور بعض تو بہت ہی سبق آموز اور ایمان افروز ہیں۔ لیکن الفضل کے صفحات میں اتنی گنجائش نہیں۔ میں انشاء اللہ بشرط زندگی بہت جلد "حیات خیر الدین" لکھنے والا ہوں۔ اس میں انشاء اللہ یہ واقعات لکھے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(عاجز سید ارشد علی لکھنوی مکان ۹ ایل لالہ لاڈلی۔ سب بلاک ۱/۲ ناظم آباد)

بورنیو کے ایک مخلص احمدی کی وفات

جماعت احمدیہ بورنیو کے ایک مخلص دوست مکرم سیٹھ عبدالقادر صاحب لابوان ہیں۔ مورخہ ۷؍۱؍۶۱ کو وفات پا گئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور بورنیو میں سب سے پہلے احمدی ہوئے تھے۔ آپ تجارت کی غرض سے بورنیو تشریف لائے تھے۔ مرحوم کے عملی نمونہ اور تبلیغ سے بہت سے لوگوں کو احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم جماعت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعت احمدیہ لابوان کے پریذیڈنٹ تھے۔ ان کی وفات سے جو نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی تلافی فرمائے۔

احباب مرحوم کی مغفرت و درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد ادریس۔ مبلغ شمالی بورنیو)

مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی صحت کیلئے تحریک دُعا

گذشتہ ہفتہ میں مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی رہی۔ دوائیوں کے استعمال کے باعث بلڈ پریشر تقریباً نارمل ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مکرم چوہدری صاحب روزانہ کافی دور تک پیدل سیر کر لیتے ہیں۔ ہاتھ میں قوت گرفت کا پیدا ہونا تاحال باقی ہے۔ احباب مکرم چوہدری صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (ناظم دفتر جماعت احمدیہ لاہور)

چندہ تحریک خاص

جیسا کہ پہلے بھی اعلان ہو چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ چندہ لازمی قرار دیا ہوا ہے اور مئی ۱۹۵۹ئ سے مزید تین سال تک جاری رکھنے کا فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۵۹ئ میں فرمایا تھا۔ لہٰذا سب احباب کی خدمت میں اس لازمی چندہ کی باقاعدہ با شرح ادائیگی کے لئے درخواست ہے۔ اب جنوری ۶۱ئ سے شرح نئے سکے کے مطابق یہ ہے۔

(ا) موصی صاحبان سے ان کی آمدنی پر نیا نصف پیسہ فی روپیہ

(ب) چندہ عام ادا کرنے والے احباب کی آمدنی پر نیا ½ پیسہ فی روپیہ

(نظارت بیت المال ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم ناصر احمد ظفر کا نکاح مسماۃ نسیم اختر صاحبہ بنت جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب ساکن پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کے ہمراہ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب مورخہ ۲۸؍۱۲ کو پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے

ماسٹر محمد ابراہیم شاد ہیڈ ماسٹر

چیچوکی چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

اعلان ولادت

مورخہ ۲۸؍۱؍۶۱ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم محمد عمر بشیر احمد کو لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔

محمد صدیق آف ڈھاکہ چنیوٹ

نوٹ:۔ اس خوشی میں محترم محمد صدیق صاحب نے ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ (منیجر)

نقد ادائیگی چندہ وقف جدید سال چہارم

نام	ادائیگی
بذریعہ عبد المجید صاحب مرنگ لاہور	۱۴۱ — ۱۲
بذریعہ مرزا عبد الرحیم صاحب کراچی	۴۹۴ — ۴۶
بذریعہ بابو غلام رسول صاحب سرگودھا	۱۸۰ — —
بذریعہ امام الدین صاحب بھابڑہ ککڑ	۱۲ — —
احمد دین صاحب گھوگھیاٹ ۔ سرگودھا	۶ —
ملک محمد زمان صاحب ״ ״	۶ - ۱۲
ملک محمد افضل صاحب ״ ״	۷ - ۵۰
چوہدری عبد الرحمن صاحب ہائی سکول ربوہ	۱۲ — ۰
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	۶ - ۱۴
محمد حیات صاحب کوٹ محمد خان ضلع گوجرانوالہ	۶ — ۰
محترمہ برکت بی بی صاحبہ والدہ چوہدری فقیر محمد الدین صاحب	۶ - ۳
شیخوپورہ بذریعہ شیخ گلزار احمد صاحب	۱۸ - ۸۷
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کوہاٹ	۴۵ - ۰
میجر حمید احمد صاحب کلیم	۱۵ — ۰
منظور احمد صاحب ۔ لاہور	۱۰۷/- ۱۲
سمبڑیال بذریعہ ملک سراج الدین صاحب	۱۹ - ۷۵
حکیم محمد اجمل صاحب کالا ڈیرہ نوابشاہ	۲۰ — ۰

نام	ادائیگی
غلام مصطفیٰ صاحب معلم کرونڈی	۱۰ — ۱
شرف الدین صاحب جنوبی افریقہ	۵ — ۰
چنیوٹ بذریعہ شیخ سلطان علی صاحب	۲۵ - ۵۰
غلام مصطفیٰ صاحب معلم کرونڈی	۵ — ۰
عبد القدیر صاحب ۔ خوشاب	۸ — ۰
ظفر اقبال صاحب ״	۱ — ۰
[illegible] ثنا صاحب ״	۷ — ۰
عبد الغفور صاحب ״	۱ — ۰
خدیجہ بی بی صاحبہ ״	۶ - ۱۹
غلام عائشہ صاحبہ ״	۶ - ۱۹
عبد الرشید صاحب ״	۷ - ۰
مولوی عبد الکریم صاحب ״	۵ - ۰
حامدہ بیگم صاحبہ ״	۱ - ۱۹
امۃ النصیر صاحبہ ״	۱ - ۱۲
عبد العزیز صاحب ״	۱ - ۱۲
عبد الستار صاحب ״	۱ - ۱۲
نصرت صاحبہ ״	۱ - ۱۲
عبد الغفار صاحب ״	۱ - ۱۲

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

کرونڈی ضلع خیرپور میں کامیاب تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۱ جنوری کو کرونڈی میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرونڈی منعقد کیا گیا۔ مکرمی مولوی عبد المجید صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ متعینہ یادگیر دکن بھارت نے تقریر فرمائی جو ان ایام میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کو حضور علیہ السلام کے ملفوظات سے اور منظوم کلام سے نہایت دلکش طور پر بیان کیا۔ جلسہ میں محمد جمال صاحب اور عزیز عبد المجید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ جلسہ میں غیر از جماعت احباب بھی تشریف لائے اور مستورات نے بھی شمولیت کی۔ (شریف احمد دیرڑھوی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور)

درخواستہائے دعا

(۱) مجھے ایک مقدمہ درپیش ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد المجید میاں چنوں ضلع ملتان)

(۲) میری والدہ برکت بی بی صاحبہ آف تلونڈی حال ربوہ مختلف عوارض سے اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ (عبد الرحیم احمدی آف رحیم آباد ڈاکخانہ لاکھاڑو نوابشاہ)

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴-۲۵ اور ۲۶ امان ۱۳۴۰ ہش مطابق ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلد اطلاعات بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

حج بیت اللہ

کچھ عرصہ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پروگرام میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ہر سال خدام الاحمدیہ کا ایک نمائندہ حج کے لئے جائے۔ گزشتہ سال افسوس ہے کہ تحریک حج میں خاطر خواہ فنڈ نہ ہونے کے باعث ہمارا نمائندہ نہ جا سکا۔ اس سال ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے تو ہمارا نمائندہ ضرور حج کو جائے اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس اہم اسلامی عبادت کے ثواب میں شریک ہوں۔ اور تحریک حج کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اسی تحریک کے ممبران کو سال میں صرف ایک چندہ دینا ہوتا ہے۔ امید ہے کہ قائدین اپنے اپنے ہاں اس تحریک کو عام فرمائیں گے۔ اور خدام اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ انسپکٹران خدام الاحمدیہ کو بھی فراہمی فنڈ کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔

۲۔ مجلس مرکزیہ کی یہ خواہش ہے کہ اس سال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی صحابی خدام کے نمائندہ کے طور پر حج کے لئے تشریف لے جائیں۔ اس لئے حضورؑ کے صحابہ میں سے جو بزرگ اس کے لئے تیار ہوں وہ فوری طور پر اطلاع دیں چونکہ حکومت کی طرف سے حج پر جانے والوں کا انتخاب بذریعہ قرعہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایک سے زیادہ درخواستیں بھیجی جائیں گی۔ جس دوست کا انتخاب کیا گیا ان کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ بحری جہاز کا نصف کرایہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹریان مال کی خاص توجہ کیلئے

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں ابھی بہت کمی ہے اور جلسہ کے اخراجات نصف سے کچھ ہی اوپر رقم وصول ہوئی ہے۔ لہٰذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ ممکن ہے یہ خیال پیدا ہو کہ جلسہ تو ہو چکا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا اور اس سال پہلے سالوں سے بہت زیادہ احباب کو ان مبارک ایام میں ربوہ آنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن چندہ جلسہ سالانہ کا ایک بڑا حصہ ابھی قابل وصول ہے۔ جسے سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک پورا کرنا ضروری ہے۔

اسی طرح اب چندہ عام و حصہ آمد کے بجٹ پورا کرنے کے لئے بھی زیادہ محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ سال رواں میں سے آٹھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ ابھی تک تدریجی بجٹ بھی ایک لاکھ روپے سے زیادہ کمی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

۲ - میری بچی عزیزہ امۃ الشافی بوجہ بخار اور بے چینی اور دیگر عوارض سے بیمار ہے اور کافی دن ہو گئے ہیں کچھ کھایا نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت عطا فرمائے اور وہ لمبی عمر پائے۔ آمین

(محمد نذیر دار الیمن ربوہ)

ملکہ برطانیہ —— الزبتھ ثانی

116

برطانیہ کی ملکہ الزبتھ ثانی پاکستان میں تشریف لائی ہیں۔ وہ صرف برطانیہ کی ملکہ ہی نہیں بلکہ دولت مشترکہ کے ممالک کی سربراہ بھی ہیں۔ دونو حیثیتوں میں پاکستان کو ان کی میزبانی کا شرف پہلی بار حاصل ہو رہا ہے

ملکہ معظمہ الزبتھ ثانی ۲۱ اپریل ۱۹۲۶ء کو لنڈن میں پیدا ہوئیں۔ آپ ڈیوک اور ڈچز آف یارک کی پہلی اولاد تھیں۔ پیدائش کے پانچ ہفتے بعد انہیں قصر بکنگھم کے گرجے میں بپتسمہ دیا گیا۔ اور ان کا نام الزبتھ الگزنڈرا میری رکھا گیا۔

ابتدائی ایام لنڈن میں گذرے۔ پیدائش کے بعد ان کے والدین ۱۴۵ پکاڈلی میں منتقل ہو گئے تھے۔ جب آپ کی عمر چھ برس کی تھی تو ڈیوک اور ڈچز آف یارک اپنے قصباتی محل رائل لاج میں آ گئے۔

شہزادی الزبتھ اور ان کی چھوٹی بہن شہزادی مارگریٹ (جو ان سے چار برس بعد پیدا ہوئیں) کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ جب ان کے والد تخت نشین ہو گئے اور شاہ جارج ششم کہلائے تو شہزادی الزبتھ ان کی نامزد وارث مقرر ہوئیں اور آپ نے دستوری تاریخ اور قانون کا مطالعہ شروع کر دیا۔ شہزادی بڑے انہماک اور سنجیدگی سے اپنے مطالعہ میں مصروف ہو گئیں۔ ان کی تعلیم بڑی وسیع اور بڑی اہم نوعیت کی تھی۔

اکتوبر ۱۹۴۰ء میں جب ان کی عمر چودہ برس کی تھی تو انہوں نے پہلی بار ریڈیو پر اپنی تقریر کی۔ یہ تقریر برطانیہ اور دولت مشترکہ کے بچوں کے پروگرام میں ایک پیغام کی صورت میں کی گئی تھی۔ جنوبی افریقہ کی ناولسٹ سارا گرٹروڈ نے اپنی ڈائری میں اس تقریر کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ تقریر نہایت خوش اسلوبی سے کی گئی تھی۔ اگر آئندہ نسل میں کوئی ملکہ ہو سکتی ہے تو یہ بچی ایک اچھی ملکہ ثابت ہو گی۔

۱۹۴۳ء کے ابتدا میں شہزادی الزبتھ کو گرینیڈیئر گارڈز کے کرنل کا عہدہ تفویض کیا گیا۔ اور اپنی سولھویں سالگرہ کے موقع پر انہوں نے پہلی بار قومی زندگی کے ایک فرض کی ادائیگی میں حصہ لیا۔

اس کے بعد سے وہ بتدریج قومی زندگی میں زیادہ حصہ لے کر عوام کے سامنے آنے اور سرکاری فرائض سر انجام دینے لگیں۔ انہیں موسیقی سے فطری لگاؤ ہے اور اس زمانے میں آپ پیانو بجانا سیکھ رہی تھیں۔ سترہ برس کی عمر میں انہوں نے رائل کالج آف میوزک کی صدارت قبول فرمائی۔

برطانیہ کے دورہ میں جب شاہ اور ملکہ کے ہمراہ تشریف لے گئیں ہوا ہوا مغربی اور شہروں کے فرائض بھی انجام دینے لگیں۔ کوئین الزبتھ ہسپتال کی بھی صدر بنائی گئیں اور اس ہسپتال کا افتتاح کرتے ہوئے آپ نے پہلی بار ایک عوامی تقریر کی۔

اپنی اٹھارویں سالگرہ کے فوراً بعد جب شاہ جارج ششم اٹلی کے میدان کے معائنے کے لئے ملک سے باہر تشریف لے گئے تو ان کی غیر حاضری میں شہزادی کو کونسلر آف اسٹیٹ مقرر کیا گیا اور آپ اس دوران میں اپنی والدہ ملکہ الزبتھ کے ساتھ سے قوانین پر شاہی منظوری کے دستخط ثبت کرتی رہیں۔

گھوڑ سواری کا بہت شوق ہے اپنے بچپن کے زمانے سے ہی وہ اچھی شہسوار تھیں۔ شہزادی مارگریٹ اور وہ دونوں اکثر اپنے والد کے ہمراہ ونڈسر گریٹ پارک میں سواری کیا کرتی تھیں۔ آپ تیراک بھی ہیں۔ جب آپ کی عمر ابھی تیرہ برس کی تھی تو آپ نے باتھ کلب میں بچوں کی چیلنج شیلڈ جیتی۔

یکم جولائی ۱۹۴۴ء سے شہزادی الزبتھ کی سرکاری مصروفیات میں اضافہ ہونے لگا۔ انہیں بہت سے سرکاری فرائض سر انجام دینے کے لئے برطانیہ کے مختلف علاقوں کا سفر بھی کرنا پڑتا۔ سکاٹ لینڈ ان سے بخوبی آشنا تھا کیونکہ بچپن کے ایام شہزادی اپنی تعطیلات کے ایام وہیں گذارتی رہی تھیں۔ ۱۹۴۴ء میں آپ پہلی بار سرکاری حیثیت سے وہاں تشریف لے گئیں۔

اگلے سال آپ اپنے والدین اور بہن کے ہمراہ جنوبی افریقہ کے دورے پر تشریف لے گئیں شاہی خاندان نے یہ سفر جنگی جہاز وینگارڈ میں کیا۔ یہ وہی جہاز تھا جس کو سمندر میں اتارنے کی رسم شہزادی نے تین برس قبل ادا کی تھی۔ اسی سفر کے دوران میں شہزادی نے اپنی اکیسویں سالگرہ منائی۔

جنوبی افریقہ کے دورے سے واپس آنے کے تھوڑی مدت بعد شاہ نے اعلان کیا کہ انہوں نے شہزادی الزبتھ اور لفٹیننٹ فلپ ماؤنٹ بیٹن کی منگنی کی اجازت دے دی ہے

۲۰ نومبر ۱۹۴۷ء کو شہزادی الزبتھ کی شادی ہوئی۔ اس موقع پر دولہا کو ڈیوک آف ایڈنبرا کا مرتبہ عطا کر کے ہز رائل ہائی نس کا خطاب دیا گیا۔ پرنس چارلس آف ویلز کی حیثیت سے ولی عہد ہیں۔ وہ شادی کے دوسرے سال پیدا ہوئے اور ان کی بہن شہزادی پرنسس این ۱۹۵۰ء میں جب پیدا ہوئیں۔ ملکہ اور ڈیوک آف ایڈنبرا کا تیسرا بچہ شہزادہ انڈریو فروری ۱۹۶۰ء میں پیدا ہوا۔ شہزادی کی حیثیت سے انہوں نے ڈیوک آف ایڈنبرا کے ہمراہ ۱۹۵۱ء کے موسم خزاں میں فرانس اور یونان کا سرکاری دورہ کیا۔ اور شہزادی اور ڈیوک جب کینیڈا تشریف لے گئے تو وہاں کے عوام کے دلوں میں اپنی جگہ پیدا کر لی۔ شہزادی کی حیثیت میں آپ مالٹا بھی گئیں۔ جہاں ان دنوں ڈیوک مقیم تھے۔

بیماری کے پیش نظر جب شاہ جارج ششم آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے دورے پر نہ جا سکے۔ کیونکہ ایسا کرنا موزوں نہیں تھا۔ تو ان کی دختر نے ان کی جگہ سفر جاری رکھا۔ اور اس سفر کی پہلی منزل پر جب آپ کینیا میں تھیں تو انہیں اپنے والد کی وفات کی روح فرسا خبر ملی تخت نشینی کے موقع پر ملکہ معظمہ نے دولت مشترکہ کی خدمت کا عہد دہرایا جس کی اب وہ سربراہ تھیں۔ "میں اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چل کر ہمیشہ کام کرتی رہوں گی تاکہ دستوری حکومت کو برقرار رکھا جا سکے۔

میں جانتی ہوں کہ اپنے عہد میں جو کام میں نے خدمت اور رعایا پروری کے سلسلے میں اپنے والد محترم کی درخشاں مثال کو پیش نظر رکھ کر کیا ہے۔ اس کے بارے میں ان لوگوں کی وفاداری اور محبت ہی میری حوصلہ افزائی کر سکتی ہے۔ جن کی میں ملکہ ہوں اور ان کی منتخب شدہ پارلیمان کے مشورہ کی مجھے ضرورت ہے میں خدا کے حضور دعا کرتی ہوں کہ وہ میری امداد فرمائے تاکہ میں اس اہم فرض کو پورا کرنے کے قابل ہو سکوں جو اس نو عمری میں مجھ پر عائد ہو گیا ہے"۔

۲ جون ۱۹۵۳ء کو ملکہ کی رسم تاجپوشی ویسٹ منسٹر ایبے میں ادا کی گئی۔ اس مقدس تقریب میں دولت مشترکہ اور دوسرے بہت سے ملکوں کے نمائندوں نے شمولیت کی۔ برطانوی بادشاہوں کی رسم تاجپوشی کی تاریخ میں پہلی بار ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس تقریب کو دیکھا گیا اور ساری دنیا میں اس کو نشر کیا جا سکا۔ شادی کے بعد ملکہ اور ڈیوک آف ایڈنبرا شاہی دورے پر سکاٹ لینڈ شمالی آئرلینڈ اور ویلز تشریف لے گئے۔

اگلے سال کے موسم خزاں میں ملکہ اپنے اس دورے پر روانہ ہوئیں جو انہوں نے تخت نشینی سے قبل ڈیوک آف ایڈنبرا کے ہمراہ شروع کیا تھا لیکن پورا نہ ہو سکا تھا۔ نومبر ۱۹۵۳ء اور مئی ۱۹۵۴ء کے درمیانی عرصے میں ملکہ اور ڈیوک برمودا جمیکا۔ فیجی، ٹانگا، نیوزی لینڈ لنکا، مالٹا اور جبل الطارق تشریف لے گئے۔ جہاں کہیں بھی گئے اس شاہی جوڑے کا استقبال بڑی شان و شوکت سے کیا گیا۔

توقع یہ تھی کہ یہ دورہ ان دوروں میں سے صرف ایک ہے جو آئندہ ملکہ اپنے عہد حکومت میں دولت مشترکہ ملکوں کا کریں گی چنانچہ ۱۹۵۶ء کی ابتدا میں ملکہ اور ڈیوک تین ہفتے کے دورہ پر وفاق نائیجیریا گئے ۱۹۵۷ء کے موسم خزاں میں انہوں نے کینیڈا کا دورہ کیا اسی دورے کے دوران آپ امریکہ بھی گئیں)۔ ۱۹۵۹ء میں پھر کینیڈا کا ایک سفر درپیش آیا ۱۹۶۱ء کے دوران میں ہندوستان پاکستان گھانا وغیرہ کا دورہ کرنے کا پروگرام بنایا گیا

۱۹۵۷ء میں جب ملکہ اور ڈیوک امریکہ تشریف لے گئے۔ تو وہ واشنگٹن میں صدر آئزن ہاور اور مسز آئزن ہاور کے مہمان رہے پھر وہاں سے نیو یارک گئے جہاں ملکہ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک خاص اجلاس سے خطاب کیا۔ برطانیہ میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کے اجلاس ہوتے رہتے ہیں ملکہ ہر بار انہیں شرف باریابی اور مہمان نوازی بخشتی ہیں۔

۱۹۵۵ء میں ملکہ اور ڈیوک ناروے کے شاہی دورے پر گئے۔ اگلے سال سویڈن گئے۔ ۱۹۵۷ء کے موسم بہار میں پرتگال فرانس اور ڈنمارک کا دورہ کیا اور ۱۹۵۸ء میں ہالینڈ کا ہندوستان، نیپال، ایران، اٹلی اور لائبیریا کی طرف سے دعوت نامے قبول کرنے کے بعد اب ملکہ اور ڈیوک آف ایڈنبرا ان ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲/۱/۶۱ کو اپنے بیٹے ملک مظہر حسین کا نکاح مسماۃ طاہرہ بیگم بنت ملک غلام محمد صاحب موضع بلو تحصیل خوشاب کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار حق مہر پڑھا کر رنے پڑھا۔ اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دعوت ولیمہ مورخہ ۲۳/۱/۶۱ کو سرگودھا میں ہوئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(ملک خادم حسین (کپتان) معرفت پی۔اے۔ایف آفیسرز میس سرگودھا)

مشینی ذرائع سے کاشتکاری کرنیوالے اپنی پسند کا رقبہ حاصل کرسکیں گے

غلام محمد بیراج میں ایک سو سے پانچ سو ایکڑ تک اراضی مل سکے گی۔

لاہور ۲ رفروری۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے کل صوبائی دارالحکومت میں بتایا کہ حکومت مغربی پاکستان کے حالیہ فیصلہ کے مطابق جو لوگ مشینی ذرائع سے کاشتکاری کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، وہ آئندہ غلام محمد براج کے علاقہ میں حسب پسند زرخیز رقبہ حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ اڑھائی تین سو روپے فی ایکڑ کے حساب سے زرخیز اراضی حاصل کرنے کی یہ رعایت مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کے لوگوں کو مہیا ہوگی۔ ہر درخواست دہندہ ایک سو ایکڑ سے لیکر پانچ سو ایکڑ تک رقبہ حاصل کر سکے گا۔ اس مقصد کے لئے درخواستیں غلام محمد بیراج کے پروجیکٹ ڈائرکٹر کو دینی چاہئیں۔ مقررہ قیمت حسب قاعدہ بالاقساط وصول کی جائے گی۔ آپ نے کہا "تاہم اس فیصلہ سے وہ بڑے زمیندار مستفید نہیں ہو سکیں گے جو قبل ازیں زرعی اصلاحات سے متاثر ہو چکے ہیں۔ بالفاظ دیگر جن بڑے زمینداروں کے پاس اس وقت پانچ سو ایکڑ یا اس سے زیادہ رقبہ موجود ہے وہ غلام محمد بیراج کے علاقہ میں مزید رقبہ کسی صورت حاصل نہیں کر سکتے۔ البتہ جن زمینداروں کے پاس کمتر رقبہ ہے یا جو شہری سرمایہ دار زرعی زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ حکومت کے اس فیصلہ سے بآسانی مستفید ہو سکتے ہیں۔

مہنگائی الاؤنس، گریچوائٹی، طبی امداد اور اوور ٹائم کا معاوضہ

کارکن صحافیوں کے اُجرت بورڈ کا فیصلہ۔ مزید تفصیلات

کراچی ۲ رفروری، کارکن صحافیوں کے اجرت بورڈ کے جس فیصلہ کا اعلان کیا گیا ہے اس کی مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ اس فیصلہ کے مطابق صحافیوں کو مہنگائی الاؤنس، طبی امداد اور گریچوائٹی بھی ملے گی۔

پچاس روپے سے سو روپے ماہوار بنیادی تنخواہ پانے والوں کو تیس روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ ایک سو ایک روپے سے ایک سو پچھتر روپے ماہوار تنخواہ پر ساڑھے ستائیس فی صد (اور کم از کم تیس روپے) ایک سو پچھتر سے چار سو روپے ماہوار تک ساڑھے سترہ فی صد (اور کم از کم اڑتالیس روپے) چار سو ایک روپے سے پانچ سو روپے ماہوار تک ستر روپے مہنگائی الاؤنس۔ پانچ سو ایک سے سات سو پچاس روپے ماہوار تک پچاسی روپے اسی طرح سات سو اکاون سے ایک ہزار روپے تنخواہ پر ایک سو روپے اور ایک ہزار ایک روپے سے دو ہزار روپے ماہوار تک بنیادی تنخواہ کا دس فی صد (کم از کم ڈیڑھ سو روپے) مہنگائی الاؤنس کے طور پر دیا جائے گا۔

میٹروپالیٹن اے کے اخبارات اور اے کیٹگری کی نیوز ایجنسیوں کے رپورٹروں، نیوز فوٹو گرافروں اور نامہ نگاروں کو ایک سو روپے ماہوار کنوینس الاؤنس ملے گا۔

میٹروپالیٹن بی کے اخبارات اور بی و سی کیٹگری کی نیوز ایجنسیوں میں یہ الاؤنس پچاس روپے ماہوار اور ریجنل اے و بی کے اخبارات میں تیس روپے ماہوار ہوگا۔

چیف رپورٹر، ایڈیشن انچارج اور چیف سب ایڈیٹر کو میٹروپالیٹن اے کے اخبارات میں پچاس روپے ماہوار اور باقی ماندہ اخبارات میں پچیس روپے ماہوار چارج الاؤنس ملے گا۔ ہیڈ پروف ریڈر اور ہیڈ کاتب کو میٹروپالیٹن اے کے اخبارات میں پچیس روپے اور باقی ماندہ اخبارات میں پندرہ روپے ماہوار چارج الاؤنس دیا جائے گا۔

اگر کوئی کارکن صحافی اس فیصلے سے پہلے یا اسکے بعد مسلسل تین سال یا اس سے زیادہ کسی ایسے اخبار میں ملازمت کر چکا ہو جہاں پنشن کا کوئی انتظام نہ ہو۔ اور (الف) اس اخبار کے منتظمین اسے سبکدوش کر دیں بشرطیکہ سبکدوشی کی وجہ اس ملازم کے خلاف انضباطی کارروائی پر مبنی نہ ہو) (ب) کسی جسمانی معذوری کی بناء پر اس ملازم کو ریٹائر کر دیا جائے یا (ج) وہ ملازم پچیس سال کی تسلیم شدہ (APPROVED) ملازمت کے بعد ریٹائر ہو جائے یا (د) اس اخبار کی ملازمت کے دوران انتقال کر جائے۔ تو اس کارکن صحافی یا اس کے وارثوں کو (جیسی بھی صورت ہو) ملازمت سے سبکدوشی ریٹائرمنٹ یا انتقال پر اس اخبار کے منتظمین گریچوائٹی ادا کریں گے۔ گریچوائٹی کی شرح ملازمت کے ہر سال کے لئے پندرہ دن کی ۱/۲ وسط تنخواہ کے برابر ہوگی۔ اور اگر کوئی سال پورا نہ ہوا ہو۔ لیکن چھ مہینے سے زیادہ گزر چکے ہوں تو مندرجہ بالا شرح سے اسکی رقم بھی گریچوائٹی میں شامل کی جائے گی۔ واضح رہے کہ متعلقہ کارکن اگر کسی اور رائج الوقت قانون کے تحت دوسری مراعات کا حقدار ہوگا تو وہ بھی اپنی جگہ برقرار رہیں گی اور اس فیصلے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب کی تدفین

(بقیہ صفحہ اول)

مبارک زمانے میں ہی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئے تھے تاہم آپ حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے تھے اس لئے اصطلاحاً آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل نہ تھے لیکن آپ کے جذبۂ اخلاص و قربانی اور شاندار خدماتِ سلسلہ کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقبرہ بہشتی کے قطعۂ صحابہ میں دفن کئے جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے ان کا خود کفیل ہو اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احباب سے ضروری گذارش

جو احباب اپنے شہر کے ایجنٹ سے اخبار الفضل خریدتے ہیں وہ اپنے ماہوار بل براہِ مہربانی دس تاریخ سے قبل اپنے ایجنٹ صاحب کو ادا کر دیا کریں۔ بعض ایجنٹ صاحبان کو شکایت ہے کہ بعض احباب بلوں کی ادائیگی میں تساہل برتتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں اپنا بل دس تاریخ تک مرکز میں بھجوانے میں دقت پیش آتی ہے۔

(مینجر الفضل)

تعلیم الاسلام کالج میں انگریزی مباحثہ

ربوہ ۲ فروری تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲ فروری بوقت ۶ بجے شام کالج ہال میں ایک انگریزی مباحثہ منعقد ہو رہا ہے جس کا موضوع ہے "پاکستان کی اقتصادی ترقی کے لئے فیکٹری کی نسبت فارم کو زیادہ اہمیت حاصل ہے" تمام حضرات کے لئے شرکت کی دعوت عام ہے۔

(سیکرٹری ٹی آئی کالج یونین ربوہ)

ضروری اعلان

بل ماہ جنوری ۱۹۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہِ مہربانی ان بلوں کی رقم دس فروری ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی ضروری ہے۔

(مینجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴